# بہار تیرے

(PART 12)

BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

# بہار تحریر

(PART 12)

BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

# Contents

صوفی کے لیے بھی شریعت ہے ..... 3
ایک صحابی کو بزدل کہا!..... 4
تم گھر پر بیٹھو، تلوار ہمیں دے دو..... 6
آنکھیں نم کر دینے والی یادیں ..... 8
ایک بیوی سنبھلتی نہیں تو 4 کیسے؟..... 10
عبد مصطفی: بس ایک نام نہیں پہچان ہے..... 12
نبی کی طرف بد دعا کی نسبت ..... 14
ریپ سانگس (Rap Songs) اور نعت ..... 15
عورت چاہے تو ..... 16
بری صحبت کا برا نتیجہ ..... 18
4 شادی کے نقصانات ..... 19
100 سال کی صحابیہ کو دھمکی ..... 20
جِیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا؟ ..... 22
اردو شاعری کا جنازہ ..... 24
بیوی کے لیے بیت الخلا میں پانی پہنچانا ..... 26
اعلی حضرت کی نصیحت ..... 27
حضور سے ہم نے کیا سیکھا؟ ..... 28

ایک دن اور گزر گیا ..... 30
مومن کی رفتار ..... 31
نصیحت ..... 33
ایسا لگتا ہے؟ ..... 34
مقصدِ زندگی ..... 35
کن کی لکھی ہوئی نعتیں سنیں اور پڑھیں؟ ..... 37
محبت کی حقیقت اور دل کی حالت ..... 39
کچھ کرنا ہو گا ..... 41

# صوفی کے لیے بھی شریعت ہے

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص میرے پاس آیا جس کے ساتھ اس کے معتقدین کی ایک جماعت تھی، وہ شخص بے علم تھا۔

اس کو فنا وبقا میں کوئی ذوق حاصل نہ تھا۔ میرے پاس چند روز ٹھہرا میں نے اسے ایک دن پوچھا کہ وضو اور نماز کی شرطیں بتاؤ کیا ہیں؟

کہنے لگا: میں نے علم حاصل نہیں کیا۔

میں نے کہا: بھائی قرآن وسنت کے ظاہر پر عبادات کا صحیح کرنا لازم ہے جو شخص واجب اور مستحب، حرام اور مکروہ میں فرق نہیں جانتا وہ تو جاہل ہے اور جاہل کی اقتدا نہ ظاہر میں درست ہے نہ باطن میں۔ اس نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور چلا گیا؛ اللہ تعالی نے مجھے اس کے شر سے بچالیا۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاول، شروعہ فی المقصود، ص19)

معلوم ہوا جو لوگ تصوف کو قرآن وسنت کے خلاف سمجھتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں بلکہ تصوف میں اتباع قرآن وسنت نہایت ضروری امر ہے۔

عبد مصطفی

# ایک صحابی کو بزدل کہا!

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالی عنھا جہاد کا خوب شوق رکھتی تھیں۔

آپ نے جنگ احد میں حصہ لیا اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ آپ غزوۂ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

آپ کے بیٹے حضرت ایمن رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں شریک نہ ہو سکے تو یہ آپ کو ناگوار گزرا اور آپ نے انھیں عار دلانے کے لیے بزدل اور ڈرپوک کہا! (اللہ اکبر)

حضرت ایمن شہسوار صحابہ میں سے تھے اور بڑے بہادر اور نڈر جنگجو تھے۔ در اصل آپ کا گھوڑا بیمار ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آپ شریک نہ ہو سکے۔

حضرت حسان بن ثابت نے اپنے اشعار میں اس کا ذکر کیا ہے:

علی حین ان قالت لایمن امہ
جبنت ولم تشھد فوارس خیبر

وایمن لم یجبن ولکن مھرہ
اضربہ شرب المدید المخمر

فلو لا الذی قد کان من شان مھرہ
لقاتل فیھا فارس غیر اعسر

ولکنہ قد صدہ فعل مھرہ
و ما کان منہ غیر ایسر

خلاصہ: ام ایمن نے کہا کہ تم بزدل ہو، تم نے خیبر میں حصہ نہ لیا تو حضرت ایمن کا گھوڑا بیمار تھا، وہ بزدل نہیں تھے (والدہ نے عار دلانے کے لیے کہا تھا) اور ان کے گھوڑے نے آٹا ملا ہوا پانی پی لیا تھا۔ اگر گھوڑے کی یہ حالت نہ ہوتی تو وہ ضرور بہادری کے جوہر دکھاتے۔

(دیکھیے اسد الغابہ، الاصابہ، طبقات ابن سعد وغیرہ)

یہ تھیں مائیں کہ خود بھی جہاد میں شریک ہوتیں اور اپنے بچوں کو بھی ترغیب دلاتیں۔

آج تو جہاد کا نام لینے میں بھی کچھ لوگوں کو ڈر لگتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم ڈر ڈر کر جی رہے ہیں۔

اللہ تعالی ہمیں بزدلی سے دور کرے اور شوق جہاد عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

# تم گھر پر بیٹھو، تلوار ہمیں دے دو

حضرت ام ایمن، جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "میری حقیقی ماں کے بعد ام ایمن میری ماں ہے"۔
آپ رضی اللہ تعالی عنھا جذبۂ جہاد سے سرشار تھیں۔ آپ نے غزوۂ احد میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

جب یہ افواہ پھیلی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے تو لوگ میدان چھوڑ کر واپس ہونے لگے اور کچھ تو مدینے میں اپنے گھر تک پہنچ گئے۔ ان کی بیویوں نے کہا کہ افسوس ہے کہ آپ لوگ میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔
حضرت ام ایمن نے جب یہ سب دیکھا تو بہت غصہ ہوئیں اور میدان سے جانے والوں کے چہرے پر مٹی ڈالنے لگیں اور کہتیں کہ یہ تم کیا کر رہے ہو؟ میدان چھوڑ کر بھاگنا مردوں کا کام نہیں ہے۔ تم گھروں میں بیٹھو اور چرخہ کاتو اور تلواریں ہمیں دے دو! ہم میدان میں دشمن کا مقابلہ کریں گی!
(دیکھیں دلائل النبوۃ و دیگر کتب سیرت)

یہ تھی وہ عورتیں کہ جب تک زندہ رہیں تب تک اسلام کے نام سے عالم کفر کانپتا رہا۔
بڑے بڑے بادشاہ صرف گنتی کے مسلمانوں کا نام سن کر خوف کھاتے تھے کیوں کہ ان میں مرد تو تھے ہی، ساتھ میں ایسی عورتیں موجود تھیں۔
آج مردوں کا حال تو اپنی جگہ ہے اور عورتیں بجائے دین اسلام کو تقویت پہنچانے کے اسے بدنام کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

آزادی کے نام پر دین و شریعت کے خلاف زبان چلاتی ہیں۔
اللہ تعالی ہمیں اپنے گھر کی عورتوں کو اسلام کا صحیح مفہوم سمجھانے اور تعلیمات نبوی کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد مصطفی

# آنکھیں نم کر دینے والی یادیں

نبیٔ کریم ﷺ کی لاڈلی بیٹی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنھا کا نکاح حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوا تھا۔

حضرت ابو العاص جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے تھے اور جنگ کے بعد قید کیے گئے۔

مکہ والے اپنے لوگوں کو رہا کرانے کے لیے فدیہ بھیج رہے تھے تو حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہیں کہ حضرت زینب نے بھی اپنے شوہر کے فدیے میں کچھ مال بھجوایا اور اس میں وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ نے انھیں شادی کے موقعے پر دیا تھا۔

حضرتِ عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضور ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر رقت طاری ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم سب مناسب سمجھو تو اس قیدی کو رہا کر دو اور یہ ہار بھی اسے واپس کر دو۔

(اللہ اللہ ذرا تصور کریں کہ کیا منظر ہو گا)

لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں، آپ کا حکم سر آنکھوں پر!

پھر انھیں رہا کر دیا گیا اور حضور ﷺ نے ان سے عہد لیا کہ وہ حضرت زینب کو مدینہ آنے دیں گے اور پھر کچھ عرصے بعد حضور نے اپنی پیاری بیٹی کو مدینہ بلوا لیا۔

(ملخصاً: ابو داؤد، کتاب الجہاد، حدیث 2692)

ذرا غور کریں کہ حق کی راہ میں کیسے کیسے حالات سامنے آتے ہیں۔
آج کا اگر کوئی امن پرست شخص کہتا ہے کہ ہمیں لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ مل کر رہنا ہے اور سب کو اپنے دین پر چھوڑ دینا ہے تو وہ بالکل غلط کہتا ہے۔ یہ حق کی راہ ہے اس میں صرف خود کو نہیں بلکہ اپنوں کو بھی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔
جو اس راہ پر چلتے ہیں انھیں بہت کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔

عبد مصطفی

# ایک بیوی سنبھلتی نہیں تو 4 کیسے؟

یہ جملہ بالکل ایسا ہے کہ ایک چکّے سے گاڑی چلتی نہیں تو 4 سے کیسے چلے گی؟
چلیے جب ایک نہیں سنبھلتی تو آپ ایک شادی بھی کیوں کرتے ہیں؟

ہونا تو یہ چاہیے کہ آپ بھی ان اولیا کی سیرت پر عمل کریں جنھوں نے عورتوں کے حقوق کے خوف سے نکاح نہ کیا جیسا کہ حضرت بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے کتاب اللہ کی ایک آیت نے نکاح سے روک رکھا ہے کہ عورتوں کے حقوق ہیں اور شاید میں ادا نہ کر سکوں!
(انظر: قوت القلوب، ج2، ص81)

اگر ایک نہیں سنبھلتی جس کا مطلب ہے کہ حقوق ادا نہیں ہو پاتے تو پھر کیوں آپ اپنے لیے عذاب کا سامان تیار کر رہے ہیں آپ کو تو چاہیے کہ ان صوفیا کی سیرت پر عمل کریں!
اب آپ کہیں گے کہ ہم ان جیسے نہیں ہیں اور جب چار شادیوں کی بات آتی ہے تو بھی یہی کہا جاتا ہے کہ ہم پہلے والوں جیسے نہیں ہیں، اب آپ کو طے کر لینا چاہیے کہ آپ ہیں کیا؟
اور اگر آپ بالکل الگ ہیں تو کیا آپ نے اپنا دین بھی الگ کر لیا ہے؟

اصل میں بات حقوق کی نہیں کیونکہ کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو چار بیویوں کے حقوق آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ یہاں بات ہے معاشرے کے بنائے ہوئے بے بنیادی

اصولوں کی!

آج اگر ہند و پاک کے اکثر علاقوں میں دوسری شادی کی جائے تو لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں اور طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟

اسے ختم کرنا ہو گا تا کہ ایک مرد فطرت کے مطابق جائز طریقے سے فائدہ اٹھا سکے اور نکاح کو عام اور آسان کیا جا سکے۔ اگر یہ نہ ہوا تو عورتوں کی تعداد ویسے بھی زیادہ ہے اور آگے مزید زیادہ ہو جائیں گی پھر زنا کی کثرت ہو گی اور ہم کچھ نہ کر سکیں گے!

عبد مصطفی

# عبد مصطفی: بس ایک نام نہیں پہچان ہے

عبد مصطفی، یہ نام کسی شخص یا تنظیم کے لیے خاص نہیں بلکہ ہر سنی عبد مصطفیٰ ہے۔
جس جس کے آقا مصطفی کریم ہیں وہ عبد مصطفی ہے۔

جیسے سب کہ خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا اُن کا تمھارا ہمارا نبی

عبد مصطفی ایک نام نہیں بلکہ حق اور باطل کے درمیان پہچان ہے۔
خود کو عبد مصطفی کہنے سے کترانے والے اور اس میں شرک کا پہلو ڈھونڈنے والے خود ہی نشان دہی کر دیتے ہیں کہ وہ کس طرف ہیں۔

آپ خود کو عبد مصطفی کہیں، عبد مصطفی لکھیں، ہر سنی فخر کے ساتھ کہے کے ہاں میں عبد مصطفی ہوں۔

دیو کے بندوں سے ہمکو کیا غرض
ہم ہیں عبد مصطفی پھر تُجھ کو کیا

جو صرف عبد اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور عبد مصطفی کہلانے میں جنھیں شرک نظر آتا ہے وہ جان لیکن کہ جب تک کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مالک نہ مانے تب تک وہ ایمان کی مٹھاس نہیں پا سکتا ہے۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا، تُو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

عبادتیں ضروری ہیں، انکار نہیں پر جب ہم عبد مصطفیٰ ہیں تو،

ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

ہم سب عبد مصطفی ہیں، یہ نام ہمارا عقیدہ ہے، یہ نام ہماری پہچان ہے اور یہ نام ہمیں دوسروں سے الگ الگ کرتا ہے۔

عبد مصطفیٰ

# نبی کی طرف بد دعا کی نسبت

حضور اکرم ﷺ کی طرف بد دعا کی نسبت کرنا صحیح نہیں ہے۔
اگر آپ نے کسی کے خلاف دعا کی ہے تو بھی اسے بد دعا کہنا بے ادبی ہے۔
آپ کا کوئی فعل بد نہیں ہے۔

بخاری شریف کی ایک روایت کی شرح میں دیوبندیوں نے صراحت کے ساتھ بد دعا کی نسبت حضور ﷺ کی طرف کی ہے، یہ ہر گز درست نہیں.

علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ تعالی نے بخاری شریف کی شرح کرتے ہوئے کئی جگہ اس پر بحث کی ہے۔
پہلی جلد، صفحہ 705 پر اور اس سے پہلے بھی پھر جلد 13، صفحہ 806 اور چند مقامات پر لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا کوئی عمل بد نہیں بلکہ ہر عمل حسن ہے لہذا حضور ﷺ نے جو دعاے ضرر فرمائی اسے بد دعا کہنا ناجائز ہے۔
(انظر: نعم الباری)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایسی روایات ملتی ہیں جن میں آقاے کریم نے گستاخوں کے لیے بد دعا فرمائی تو اسے بد دعا نہیں کہیں گے بلکہ اس طرح کہیں گے کہ ان کے خلاف دعا کی ہے یا دعاے ضرر فرمائی۔

عبد مصطفیٰ

# ریپ سانگس (Rap Songs) اور نعت

نعت سننے سے عشق رسول میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ ایک عبادت بھی ہے پر اسے بھی کچھ لوگوں نے کھیل کود کا سامان بنالیا ہے!

کچھ نعت پڑھنے والے گانوں کی طرز کو اپناتے ہیں اور کچھ ریپ (Style) میں نعت پڑتے ہیں؛ ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

بحر العلوم علامہ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اشعار اور گیتوں کے مختلف وزن اور بحریں ہوتی ہیں جن میں ہر قسم کے مضمون کو نظم کیا جاسکتا ہے اور مختلف لہجے اور دھن میں گایا جاسکتا ہے اس لیے کوئی قاعدۂ کلیہ نہیں بتایا جاسکتا کہ فلاں فلاں طرز پر نعت پڑھنی چاہیے اور فلاں پر نہیں!

ہاں نعت شریف کے لیے پر وقار اور سنجیدہ لب و لہجہ ہونا چاہیے اور غیر مہذب لب و لہجے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(فتاوی بحر العلوم، ج5، ص329)

مفتی محمد قاسم ضیاء القادری لکھتے ہیں کہ مشہور گانوں کی طرز پر نعت پڑھنا منع ہے لہٰذا اس سے احتراز کیا جائے

ہاں اگر کسی نے نعت پر کوئی اور طرز لگائی اور بعد میں کسی نے اسی طرز پر گانا گایا تو اب اس طرز پر نعت پڑھنے میں ہرج نہیں۔

(فتاوی یورپ و برطانیہ، ص385)

عبد مصطفی

# عورت چاہے تو

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسما رضی اللہ تعالی عنھا کا یہ واقعہ تمام عورتوں کے لیے ایک سبق ہے۔

جب مدینہ کی طرف ہجرت کے لیے حضور ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ روانہ ہونے لگے تو اپنا سارا مال لے لیا جو ہزاروں درہم پر مشتمل تھا۔ جب آپ نے سارا مال لے لیا تو حضرت اسما فرماتی ہیں کہ میرے دادا حضرت ابو قحافہ تشریف لائے (آپ اس وقت دیکھ نہیں پاتے تھے) اور مجھ سے کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ ابو بکر نے تمھارے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا ہے اور سب کچھ لے لیا ہے۔

حضرت اسما انھیں گھر کہ اندر لے گئیں اور کہا ایسا نہیں ہے دادا جان! انھوں نے کافی مال چھوڑا ہے اور پھر آپ نے پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جمع کر کے اس پر کپڑا رکھ دیا اور جہاں حضرت ابو بکر مال رکھتے تھے وہاں رکھ کر اپنے دادا کو لے گئی اور ان کا ہاتھ اس پر رکھوا کر کہا کہ دیکھیے ہمارے لیے کافی مال چھوڑ گئے ہیں! (اللہ اکبر)

دادا نے کہا کہ کوئی بات نہیں، جب اتنا مال ہے تو آرام سے تمھارا گزارا ہو سکتا ہے۔
آپ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میرے والد نے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا لیکن میں نے یہ حیلہ صرف دادا کو تسلی دینے کے لیے کیا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ج2، ص97 و مسند احمد بن حنبل)

اگر عورت چاہے تو اپنے شوہر، اپنے باپ اور اپنے بھائی کی عزت کی محافظ بن سکتی ہے۔
اگر وہ شکایتیں کرنا شروع کر دے تو عزت کا جنازہ بھی نکال سکتی ہیں۔
صحیح کہتے ہیں کہ کامیاب مرد کے پیچھے کہیں نا کہیں عورت کا بھی ہاتھ ہوتا ہے۔

عبد مصطفی

# بری صحبت کا برا نتیجہ

حضرت علامہ محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک شخص شرابیوں کی صحبت میں بیٹھتا تھا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کلمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا:

"تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ"

معاذاللہ بغیر کلمہ پڑھے مر گیا۔

(کتاب الکبائر، ص103، فیضان سنت، ص425)

بری صحبت واقعی دنیا و آخرت میں نقصان کا باعث ہے اور اچھی صحبت دنیا و آخرت دونوں کے لیے فائدے مند۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم تھوڑی یہ برائی کر رہے ہیں ہم تو بس ان کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں وہ بڑے دھوکے میں ہیں کہ آج نہ سہی مگر ایک دن وہ بھی اس برائی میں ملوث ہو ہی جائیں گے جس برائی کے کرنے والوں کے ساتھ وہ بیٹھتے اٹھتے ہیں۔

انسان کوئلے کی بھٹی کے قریب سے بھی گزرے تو کپڑے خراب ہو ہی جاتے ہیں۔ ایسے ہی بری صحبتیں ہیں جو آپ پر اپنا برا رنگ چڑھا دیتی ہیں اور آپ کو اندازہ بھی نہیں ہوتا۔

اس لیے انسان اگر دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کی مجلس میں بیٹھے اور بری صحبتوں سے پرہیز کریں۔

عبدِ مصطفی

# 4 شادی کے نقصانات

ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی کام کے آغاز میں ہمیں کُچھ منفی اثرات (Side Effects) نظر آئیں پر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ آگے اُس سے فائدہ کتنا بڑا ہے۔

جہاد کو لے لیجیے تو اِس میں لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے، خون بہتا ہے اور گھر بلکہ علاقے تباہ ہو جاتے ہیں لیکن یہی آگے چل کر امن کا سبب بنتا ہے اور فتنے ختم ہوتے ہیں۔

چار شادی کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

ایک طرح سے ہم ابھی آغاز کرنے کی ہی بات کر رہے ہیں کیونکہ تقریباً اس کا نام ونشان مٹ چکا ہے اور ایسا ہی چلتا رہا تو نہ جانے کیا ہو گا۔

اب چوں کہ حالات ایسے ہیں تو یہ عجیب کیا بڑا عجیب لگے گا پر یہی حل (Solution) ہے شادی بیاہ کے سسٹم کو سدھارنے کا ورنہ لوگوں نے سب کچھ کر کے دیکھ لیا کچھ خاص فرق نہیں پڑا۔

اس میں پہلے علما، حفاظ، مبلغین وغیرہ اہلِ علم حضرات کو آگے آنا ہو گا تا کہ وہ دوسروں کے لیے مثال اور نمونہ بن سکیں۔

آگے آنے کا مطلب خود بھی ایک سے زیادہ شادیاں کیجیے اور اپنے بچّوں کو بھی ترغیب دیجیے۔

غربت، عدل، حقوق، معاشرے وغیرہ کی بات جس طرح کی جاتی ہے تو اس حساب سے ایک نکاح بھی کرنے سے بچنا چاہیے۔

عبد مصطفی

# 100 سال کی صحابیہ کو دھمکی

ظالم حجاج بن یوسف نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا اور ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا پھر ان کی والدہ حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق کو بلاوا بھیجا تو آپ رضی اللہ عنھا نے صاف انکار کر دیا۔

اُس نے دوبارہ پیغام بھیجا کہ میرے پاس چلی آؤ ورنہ کسی ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمھارے بال پکڑ کر گھسیٹ کر لے آئے گا۔

حضرت اسما نے انکار کر دیا اور کہا، کہ دو کہ اب مجھے کوئی سر کے بالوں سے ہی گھسیٹ کر لے جائے گا!

حجاج کو خود حضرت اسما کے پاس آنا پڑا اور اس وقت حضرت اسما کی عمر تقریباً 100 سال تھی پر کوئی دانت نہ گرا تھا اور نہ عقل و دانش میں کوئی کمی تھی۔

حجاج نے کہا تو نے دیکھا میں نے کیسے (تیرے بیٹے) اللہ کے دشمن (معاذ اللہ) کو قتل کیا تو حضرت اسما نے فرمایا کہ تو نے اُس کی دنیا خراب کی اور اُس نے تیری آخرت برباد کر دی!

پھر آپ نے بے خوف حجاج کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے ایک کذاب اور ایک ظالم کے بارے میں سنا تھا، کذاب تو ہم نے دیکھ کیا (جس نے نبی ہونے کا جھوٹا دعوی کیا) اور وہ ظالم تو ہی ہو سکتا ہے!

اُس کے بعد حجاج کو بغیر جواب دیے وہاں سے جانا پڑا اور کہتا بھی کیا کہ سامنے ایسی بہادر

خاتون موجود تھی جنھوں نے کئی جنگیں دیکھی اور لڑیں تھی۔
(انظر: صحیح المسلم، کتاب فضائل صحابہ، باب ذکرِ کذاب... الخ، حدیث: ۶۳۷۳)

یہ وہ عورتیں تھیں جن کی نسلیں بہادر پیدا ہوتی تھی۔
ظالم بادشاہ کے سامنے بھی حق کہنے سے ڈرتی نہیں تھیں۔

آج جو عورتیں اپنے ہی دین کے خلاف بولتی ہوئی نظر آتی ہیں، انھیں اپنی قسمت پر رونا چاہیے کہ ان خواتین سے فیض نہ لے سکیں۔

اللہ تعالی مسلم خواتین کو ایسا جذبہ عطا فرمائے اور ہماری نسلوں کو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہونے کی توفیق عطا فرمائے جو اسلام، مسلمان اور مظلوموں کے دفاع کے لیے اپنی جان قربان کر دیں۔

عبد مصطفی

# جِیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا؟

ہمارے پکے اور مضبوط گھروں کو دیکھیے.....

ہمارے کپڑوں پر نظر ڈالیے....

ہمارا کھانا پینا ملاحظہ کیجیے....

اور ہماری خواہشوں کی ایک فہرست بنائیے، پھر بس ایک سوال کو سامنے رکھیے کہ:

جیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا؟

ہمارے حالات دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہمیں مرنا ہی نہیں ہے!

ہم سفر میں ہیں پر یہ بھول گئے کہ ہم مسافر ہیں!

ہم تو راستے کو ہی منزل سمجھ بیٹھے!

جیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا؟
تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا!

اور یہ سچ جلد سے جلد جان لیجیے کہ:

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

ایک پل ہے کہ آپ سانسیں لے رہے ہیں بس اگلے پل میں یہ قصہ ختم ہو سکتا ہے۔ سب کچھ ختم، ساری خواہشیں ساتھ میں دفن ہو جائیں گی اور پھر پچھتانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو گا۔

جہاں میں ہے عبرت کے ہر سو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے ؟
جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے!

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے...

عبد مصطفی

# اردو شاعری کا جنازہ

اردو بڑی پیاری زبان ہے اور جب اس زبان میں شاعری ہو تو پھر کیا بات ہے۔ اشعار تو کئی زبانوں میں ملیں گے پر اردو اشعار کی بات ہی جدا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس پیاری زبان کی پیاری شاعری کا جنازہ نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی!

اب ذرا یہ شعر دیکھیں:

اے دین کے غدار بلاؤں کیا رضا کو
کر دیں گے تڑی پار بلاؤں کیا رضا کو

پھر یہ بھی:

تم لوگ یزیدی ہو بتاتے ہو حسینی
چل جائے گی تلوار بلاؤں کیا علی کو

یہ اردو شاعری کا جنازہ ہی ہے۔ یہ شاعری کم اور تفریح کا سامان زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

ایک یہ شعر دیکھیں:

حشمتی ان کو تیور دکھا دیجیے
کان پہ رکھ کے گھوڑا دبا دیجیے

ایسی شاعری کرنے والوں کو شاعر ہندستان تو پاکستان اور استاذ الشعراء اور نہ جانے کیا کیا کہ دیا جاتا ہے۔

شاعری ایسی ہو جس میں فکر و شعور ہو۔ ایسے الفاظ ہونے چاہیں کہ سننے اور پڑھنے والا شاعر کے گہرے احساسات میں کھو جائے۔

آپ اعلی حضرت، برادر اعلی حضرت اور تاج الشریعہ رحمھم اللہ تعالی اور بھی کئی ہستیاں ہیں کہ ان کے لکھے گئے اردو اشعار کو پڑھیں پھر آپ خود غور کریں کہ آج اردو شاعری ہو رہی ہے یا اس کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔

عبد مصطفی

# بیوی کے لیے بیت الخلا میں پانی پہنچانا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ نے کسی عورت سے نکاح کیا اور وہ ہمیشہ اُس کی خدمت کرتے رہتے حتٰی کہ اس عورت کو شرم محسوس ہوئی اور اُس نے اپنے والد سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں اس شخص سے حیران ہوں کہ یہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں حتٰی کہ کئی سالوں سے میں بیت الخلا بھی جاتی ہوں تو یہ میرے لیے پانی پہلے پہنچا دیتے ہیں!

(مخلصاً: احیاء العلوم، ج۳، ص ۴۰۲)

ایسے اگر کوئی اپنی بیوی سے پیار کرے تو اسے غلامی کہنا غلط ہے۔

اگر اس قدر آپ کسی کا خیال رکھیں گے تو اُس کے ماتھے پر سینگ نہیں لگی ہوئی ہے کہ وہ آپ سے لڑے گی۔

اب اگر آپ ٹیڑھی پسلی کے ساتھ ٹیڑھی حرکت کریں گے تو پھر پسلی تو ٹوٹے گی۔

اللہ عزوجل ہمیں اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بے شک اللہ نے جنھیں یہ نعمت دی ہے اُنھیں اس کی قدر کرنی چاہیے اور عورتوں کو بھی چاہیے کہ اپنے سرتاج، اپنے حاکم اور اپنی جنّت کو حقیر ہرگز نہ سمجھیں۔

عبد مصطفی

# اعلی حضرت کی نصیحت

امام اہل سنت، سرکار اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"دیکھو نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی میں ہرگز حاصل نہیں ہوسکتے۔ جن لوگوں کے عقائد مذبذب ہوں ان سے بھی نرمی برتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔ یہ جو وہابیہ میں بڑے بڑے ہیں ابتدا بہت نرمی کی گئی مگر چوں کہ ان کے دلوں میں وہابیت راسخ ہو گئی تھی اور مصداق ثم لایعدون حق نہ مانا اس وقت سختی برتی گئی۔
(ملفوظاتِ اعلی حضرت، ص34)

اس سے وہ لوگ نصیحت لیں جو ہر ایک کے ساتھ ایک سا سلوک کرتے ہیں اور سب کے ساتھ شدت اختیار کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کئی سادہ لوگ جو ابھی گستاخ و گمراہ نہیں ہوئے ہوتے وہ بھی ان کی شدت دیکھ کر اہل سنت سے متنفر ہوتے ہیں اور وہابیوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور اپنا دین و ایمان برباد کر بیٹھتے ہیں۔

جو لوگ اہل سنت کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے اصول تبلیغ سیکھ لیں کہ کس کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ بیمار کا علاج کرنے جائیں اور بیمار کو مار کر ہی آئیں۔

عبدِ مصطفی

## حضور سے ہم نے کیا سیکھا؟

حضورِ اکرم ﷺ کے نیچے ایک مرتبہ نرم بستر بچھا دیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں دنیا میں آرام کرنے نہیں آیا۔
(شمائل ترمذی، ص22)

آپ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔
بخاری و مسلم)

آپ ایک دن میں دو مرتبہ کبھی بھی اپنے پیٹ کو نہیں بھرتے تھے۔
(ترمذی،2356)

آپ نے کبھی دو دن مسلسل گندم کی روٹی نہیں کھائی حتیٰ کہ وصال ہو گیا۔
(مسلم،7445)

آپ نے کبھی آئندہ کے لیے ذخیرہ نہیں کیا۔
(ترمذی،2362)

آپ اپنے گھر کے کام کاج خود کرتے تھے اور اہلِ خانہ کا ہاتھ بٹاتے بٹاتے نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لیے نکل جاتے۔
(بخاری،676)

ہم اگر خود کو دیکھیں تو دنیا سے دل لگا بیٹھے ہیں۔

لذیذ کھانا وہ بھی ایک دن میں تین وقت!

اچھے کپڑے، نرم بستر اور پھر آئندہ کے لیے ہر چیز کا ذخیرہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی رنگینیوں سے بچائے۔

عبد مصطفیٰ

# ایک دن اور گزر گیا

دن گزرتے جارہے ہیں!

ہر دن آتا ہے چلا جاتا ہے،

ہمیں لگتا ہے کہ آج کے دن ہم نے کئی کام کیے اور ترقی کے منازل طے کر لیے پر سچ یہ ہے کہ ایک دن اور گزر گیا!

اگر ہم کسی کا ساتھ نہ پا سکے تو اس کے بغیر ایک دن گزر گیا، اور اگر ہم کسی کے ساتھ تھے تو ساتھ رہنے کی مدت میں ایک دن کم ہو گیا!

اگر خوش تھے تو خوشی کا ایک دن اور گزر گیا اور غم میں تھے تو بھی ایک دن اور گزر گیا!

خوشی کے پلوں کا گزر جانا قابلِ افسوس اور غم کے دنوں کا گزر جانا بھی قابلِ افسوس ہے کہ ایک دن اور گزر گیا!

ہم رکے ہوئے ہیں، ہم تھم سے گئے ہیں پر دن ہمارے انتظار میں نہیں وہ نظروں کے سامنے سے گزر جائے گا۔

ہم آنکھیں بند کر لیں پر حقیقت ہے کہ آج ایک دن اور گزر گیا!

جب گزرنا ہی ہے ان دنوں کو تو پھر ہم کیوں انھیں روکنے کی کوشش کرتے ہیں؟

نہ خوشی کے لمحات کو پکڑ سکتے ہیں نہ غم کی گھڑیوں کو روک سکتے ہیں!

بس گزر رہا ہے، گزرتا ہے، گزر جائے گا!

حساب کوئی نہیں کہ وقت کسے کیا سے کیا کر گیا

بس سچ ہے کہ آج ایک دن اور گزر گیا۔

عبد مصطفیٰ

# مومن کی رفتار

اقبال مرحوم کا ایک دعائیہ کلام ہے۔

یاربّ! دلِ مُسلِم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے، جو رُوح کو تڑپا دے

اِس کا ایک شعر ہے۔

بھٹکے ہوئے آہُو کو پھر سُوئے حَرَم لے چَل
اِس شہر کے خُوگر کو پھر وُسعتِ صَحرا دے

فارسی زبان میں ہَرَن کو آہُو کہتے ہیں۔
آہو کئی خوبیوں کا مالک ہوتا ہے، جن میں ایک تیز رفتاری بھی ہے۔
کہا جاتا ہے:
ہَرن 90 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے بھی دوڑ سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

تیز دوڑنا اگرچہ ہَرن کی فطرت کا حصہ ہے، لیکن اسے تیز دوڑنے کے لیے صحرا (یعنی ایسا کھلا میدان) چاہیے، جہاں نہ کوئی درخت ہو، نہ کوئی فصل ہو، نہ کوئی روک رکاوٹ

---

ہُوا یہ کہ:
ہرن صحرا کا راستہ بھول کر شہر میں آگھسا، یہاں اِسے طرح طرح کی رکاوٹوں کا سامنا کرنا

پڑا، جنھوں نے اس کی دوڑ کو تاہ کر دی۔

یہ بے چارہ دوڑنا چاہتا تھا، لیکن شہر کی بندشوں میں دوڑ نہیں سکتا تھا۔

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ گاڑی جتنی مرضی تیز رفتار ہو، روڈ کے بغیر دوڑ نہیں سکتی؛ اُس کی تیز رفتاری سے اُسی صورت محظوظ ہوا جا سکتا ہے جب وہ صاف ستھرے روڈ پر فراٹے بھرے، راستے میں کوئی روک رکاوٹ نہ ہو۔

اب شعر سمجھیے!

مسلمان ایک ہَرَن کی طرح تھا، جس کی دنیا جہان فتح کرنے کی رفتار بہت تیز تھی، لیکن یہ بھٹک گیا۔

صحرائے حرم (اسلامی فکر کے میدان) کی طرف جانے کے بجائے، شہر (فرنگی فکر) کی طرف جا نکلا، جہاں اِسے طرح طرح کی رکاوٹیں (فیشن، عیاشی، بے راہ روی، مایوسی، غلامی، بزدلی وغیرہ) پیش آئیں، جنھوں نے اس کی دوڑ کو تاہ کر دی۔

افسوس اس پر بھی ہے کہ ایسا کیوں ہوا! لیکن.....

اس سے زیادہ افسوس اس پر ہے کہ:

یہ آہُو شہر کا خُوگر (عادی) ہو کر، اپنے صحرا کا راستہ بھول بیٹھا۔

اے میرے رب! میں اس بھٹکے ہوئے آہو کی فریاد کس سے کروں.....!!

میرے مالک! تجھی سے عرض ہے کہ اِس

بھٹکے ہوئے آہُو کو، پھر سُوئے حَرَم لے چل

اس شہر کے خُوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

علامہ قاری لقمان شاہد حفظہ اللہ تعالی

# نصیحت

کسی بادشاہ نے کسی بزرگ سے کہا تھا کہ حضرت مجھے نصیحت کیجیے تو بزرگ نے بس ایک جملہ کہا اور بادشاہ کو اپنی حیثیت معلوم ہو گئی پھر خوب رونے لگا!

بزرگ نے کہا کہ:

"تم سے پہلے بھی کئی لوگ بادشاہ تھے"

اللہ اکبر

یہ نصیحت کرنے والے بھی جدا تھے اور نصیحت کو سمجھنے والے بھی ہم سے الگ تھے۔

آج کتابیں بھری پڑی ہیں نصیحتوں سے،

ہر شے عبرت کا سامان ہے اور موت جیسا سچ سامنے ہے پر،

ہائے رے غفلت!

آہ غافل انسان!

کس چیز نے متاثر کیا ہے آپ کو؟

کون سی چیز باقی رہے گی؟

اپنے بھی اپنے نہیں اصل میں پھر کیسی ہے یہ غفلت؟

حقیقت نظر کے سامنے ہے، جتنی جلدی دیکھ کر تسلیم کر لیں گے اتنا فائدہ ہو گا ورنہ امیدوں اور خواہشات کے سہارے اگر سفر کو جاری رکھا تو نہ منزل ملے گی اور نہ واپس آنے کا راستہ!

عبد مصطفی

# ایسا لگتا ہے؟

کیا کبھی کبھی آپ کو ایسا نہیں لگتا کہ ہم اپنی اصلاح کر لیں یہی کافی ہے؟
اچھی بات ہے کہ لوگوں کی اصلاح کی جائے پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں سب سے زیادہ اصلاح کی ضرورت ہے۔
ہم دوسروں کو پہچاننے نکلے ہیں کہ کون کیسا ہے پر کیا یہ حقیقت نہیں کہ اب تک ہم نے خود کو نہیں پہچانا؟
جو خود کو نہیں پہچان سکا وہ دوسروں کی پہچان میں دھوکا کھا سکتا ہے کیونکہ جو ظاہر ہو وہی باطن نہیں ہوتا۔
ہم خوب کہتے ہیں پر کیا ہم خوب جانتے ہیں؟
کہا جاتا ہے کہ کہنے والے جانتے نہیں اور جاننے والا کہتے نہیں۔
دوسروں پر کوشش کے لیے وقت صرف کرنا بہتر پر اپنے لیے فرصت کا وقت تلاش کیجیے پھر خود کو بدل کر دیکھیے،
خود سے لڑ کر دیکھیے،
خود کو پہچاننے کی کوشش کیجیے،
خود کی اصلاح کر کے دیکھیے...
جب برتن بھر جائے تبھی لبریز ہو کر پانی باہر گرتا ہے ورنہ صرف آواز آتی ہے۔
آواز نہیں حقیقت بننے کی کوشش کیجیے۔
آواز آتی ہے اور گم ہو جاتی ہے پر حقیقت باقی رہتی ہے۔

عبد مصطفی

# مقصدِ زندگی

ہر انسان کا مقصدِ زندگی اللہ تعالی کی بندگی ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

"اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں"

گویا معلوم ہوا کہ ہم دنیا میں کچھ مدت کے لیے آئے ہیں اور مقصد اللہ رب العزت کو راضی کرنا ہے۔

حدیث:

اِنَّ الدُّنیاَ خُلِقَتْ لَکُمْ وَاَنْتُمْ لِلاٰخِرَۃِ

کہ یہ دنیا تمھارے لیے پیدا کی گئی ہے اور تمھیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

(احیاالعلوم الدین لامام الغزالی)

اس فرمان کے پیشِ نظر ہمیں دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرنی ہے۔

اور یہ آخرت کی تیاری مرد و عورت دونوں کی ذمہ داری ہے۔

آج تَنَزُّلی کا دور ہے اور ہماری خواتین دنیا پرستی کی ایسی دوڑ میں لگ گئی ہیں کہ وہ اپنا اصل کردار اور مقام بھول گئی ہیں!

اکثر خواتین نے چراغ محفل بننے کو ہی زندگی کا مقصد سمجھ لیا ہے!

جو شریف یا قدرے دین دار گھرانے ہیں ان کی خواتین فقط گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کو ہی مقصد زندگی سمجھتی ہیں۔

مگر تاریخ پر نظر کریں تو پتا چلتا ہے کہ خواتینِ اسلام نے دائرۂ اسلام میں رہ کر ہی علم و ادب اور تعلیم و تدریس کے میدان میں علوم قرآن، علوم حدیث، علوم فقہ و دیگر متداولہ علوم، روز مرہ کی معاشرت اور جہاد وغیرہ غرض کہ ہر میدان میں اپنے جوہر دکھائے ہیں۔

ہماری خواتین کو بھی چاہیے کہ اپنے اندر دینی ذوق پیدا کریں اور اسلاف کا کردار اپنے سامنے رکھ کر اپنی زندگی کا مقصد حاصل کریں۔

دختر ملت
(رکن عبد مصطفی آفیشل)

# کن کی لکھی ہوئی نعتیں سنیں اور پڑھیں؟

نعت شریف پڑھنا اور سننا دونوں عبادت اور سعادت ہے۔
نعت شریف پڑھنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے کہ اصحابِ رسول بھی سرکارِ والا تبار ﷺ کی بارگاہ میں نعت سنانے کا شرف حاصل کرتے تھے۔
اب یہ سوال ذہن میں آتا ہے کہ نعت تو کئی ایک لوگوں نے لکھی ہے تو کس کے کلام سننے اور پڑھنے چاہئیں جو شرعی غلطیوں سے پاک ہو۔

اسی لیے کچھ معتبر اور مستند بزرگوں کے اسمائے گرامی حاضر ہیں جن کے کلام الحمدللہ غلطیوں سے پاک ہیں:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی (حدائقِ بخشش)
شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان بریلوی (بیاضِ پاک)
شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی (سامان بخشش)
خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی (ریاضِ نعیم)
خلیفۂ اعلیٰ حضرت محدثِ اعظم سید محمد اشرف کچھوچھوی (فرش پر عرش)
برادر اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان (ذوق نعت)
خلیفۂ اعلیٰ حضرت مداح الحبیب علامہ جمیل الرحمٰن قادری رضوی بریلوی (قُبالۂ بخشش)
مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (دیوانِ سالک)
حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری بریلوی (سفینۂ بخشش) رحمھم اللہ علیہم اجمعین

امیرِ اہل سنت حضرت مولانا الیاس عطار قادری رضوی (وسائلِ بخشش)
شیخ الاسلام علامہ سید مدنی میاں اشرفی الجیلانی (بارانِ رحمت)

عبد مصطفی

# محبت کی حقیقت اور دل کی حالت

حضرت سیدنا شبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ میں نے ایک مجذوب (یعنی مجنون، دیوانہ) دیکھا جسے بچے پتھر مار رہے تھے، اس کا چہرہ اور سر لہولہان اور شدید زخمی تھا!

حضرت سیدنا شبلی علیہ الرحمہ ان بچوں کو ڈانٹنے لگے تو انھوں نے کہا:

"ہمیں چھوڑ دو! ہم اسے قتل کریں گے کیوں کہ یہ کافر ہے! اور کہتا ہے کہ اس نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا ہے اور وہ اس سے کلام بھی کرتا ہے۔"

تو آپ علیہ الرحمہ نے بچوں سے فرمایا:

اسے چھوڑ دو، پھر آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس کے پاس تشریف لے گئے تو وہ مسکرا کر باتیں کر رہا تھا اور کہنے لگا:

"اے خوبصورت نوجوان! آپ کا احسان ہے، یہ بچے تو مجھے برا بھلا کہہ رہے تھے۔"

اس کے بعد اس نے پوچھا: "وہ میرے متعلق کیا کہہ رہے تھے؟" آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو بتایا: "وہ کہتے ہیں کہ تم اپنے رب عزوجل کو دیکھنے کا دعوی کرتے ہو اور یہ کہ وہ تم سے کلام بھی کرتا ہے۔"

یہ سن کر اس نے ایک زوردار چیخ ماری، پھر کہنے لگا:

"اے شبلی! حق تعالی کی محبت و قربت سے مجھے سکون ملتا ہے، اگر لمحہ بھر بھی وہ مجھ سے چھپ جائے تو میں درد فراق سے پارہ پارہ ہو جاؤں۔"

حضرت سیدنا شبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں سمجھ گیا کہ یہ مجذوب اخلاص والے خاص

بندوں میں سے ہے۔

میں نے اس سے پوچھا: "اے میرے دوست! محبت کی حقیقت کیا ہے؟"

تو اس نے جواب دیا:

"اے شبلی! اگر محبت کا ایک قطرہ سمندر میں ڈال دیا جائے (تو وہ خشک ہو کر) یا پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ غبار کے بکھرے ہوئے باریک ذرے ہو جائیں! لہذا اس دل پر کیسا طوفان گزرے گا جس کو محبت نے اضطراب اور گریہ وزاری کا لباس پہنا دیا ہو، اور سخت پیاس نے اس کے اندر جلن اور حسرت دیدار کو بڑھا دیا ہو۔"

(الروض الفائق، ص35)

اللہ اللہ!

واقعی محبت کوئی عام شے نہیں، یہ عاشق کو جلا دیتی ہے۔

اگر محبت کا ایک قطرہ سمندر کو خشک کر سکتا ہے اور پہاڑوں کو بکھرنے پر مجبور کر سکتا ہے تو پھر دل کے ساتھ جو معاملہ ہوتا ہے وہ الفاظ سے کس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

عبد مصطفی

# کچھ کرنا ہو گا

بیٹھنے سے کام نہیں چلے گا کچھ تو کرنا ہو گا۔

سوچنا اچھا ہے پر صرف سوچنا اچھا نہیں۔

کم سے کم اپنی سوچ، اپنی فکر، اپنے خیال کا اظہار کیجیے تا کہ دوسروں کے لیے وہ ایک مقصد بن جائے۔

آپ قادر ہیں جس پر وہ تو کریں،

ہر شخص اپنا بہتر دکھانے کی کوشش کرے۔

سکوت موت ہے۔

کوہرام مچانا ہو گا۔

جس شعبے میں جائیں تو اپنی پوری طاقت لگا دیں۔

ہار اسی وقت مانیں جب آخری سانس آ جائے۔

تسلسل کے ساتھ تھوڑا عمل بھی خوب فائدہ دیتا ہے۔

آج سے شروع کریں جو آپ کر سکتے ہیں۔

نہ سوچیں کہ آپ کے بس کا نہیں بلکہ اتر جائیں میدان میں

کرنا ہی ہو گا ورنہ کون آئے گا؟

کیا ہم سب ایک دوسرے پر الزام دیتے رہیں گے یا خود اپنی طاقت کے مطابق اور اپنی صلاحیتوں کے مطابق میدانِ عمل میں آئیں گے؟

فیصلہ آپ کا ہے کہ یا تو موقعوں کے انتظار میں انتظار بن جائیں یا خود موقع بن کر آگے بڑھیں۔

عبد مصطفی

# OUR OTHER PAMPHLETS

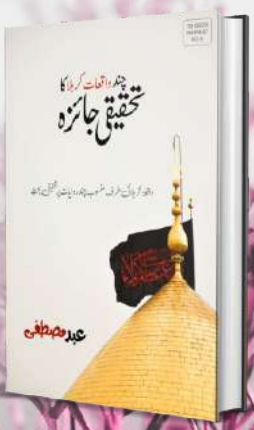

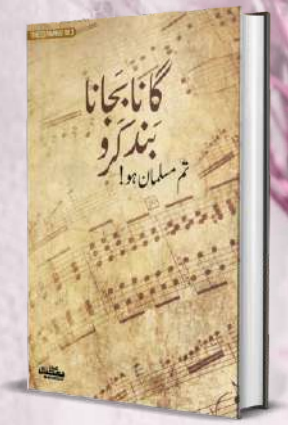

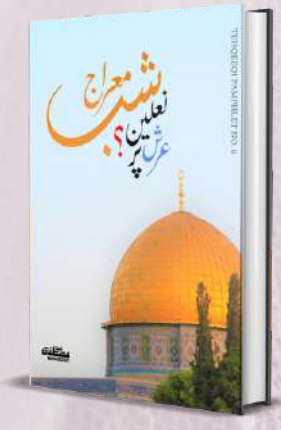

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION